151
ذیقعدہ ۱۴۳۰ھ
نومبر 2009ء

عالمی اسلامی تحریکوں اور جامعہ ابوہریرہؓ کا ترجمان

ماہنامہ

القاسم

خالق آباد نوشہرہ

زیر سرپرستی!
مولانا عبدالقیوم حقانی

جامعہ ابوہریرہ
برانچ پوسٹ آفس
خالق آباد ضلع نوشہرہ
پاکستان

اے ایچ نعمانی

سرزمین حرمین سعودی عرب میں کورٹوں میں شرعی قوانین پر فیصلہ و عمل کی ایک جھلک
بشکریہ القاسم

اسلام کے نظامِ عدل کی ایک جھلک

پندرھویں صدی میں

یہ ستمبر ۲۰۰۲ء کی بات ہے کہ اس وقت کے فرمان روا شاہ فہد بن عبدالعزیز کے بھائی، سابق فرماں روا شاہ سعود بن عبدالعزیز کے پوتے نے اپنے ایک دوست منذر بن سلیمان کو دیکھا جوان کے چھوٹے بھائی سے گتھم گتھا تھا، یہ دیکھ کر شہزادہ فہد کو طیش آ گیا اس نے کلاشنکوف لاکر پندرہ سالہ منذر پر فائر کیا، اس کے تین گولیاں لگیں اور وہ موقع پر ہی جان بحق ہو گیا، شہزادہ کو فوری طور پر گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا، مقدمہ کی کاروائی ۹ ماہ تک چلتی رہی، سعودی نظام عدل کے مطابق ۱۳ قاضیوں نے اس مقدمہ کی سماعت کی۔ آخر کار ۱۴ر جولائی ۲۰۰۳ء کو یہ فیصلہ سنا دیا گیا کہ اگر مقتول کی ورثاء قاتل کو معاف نہیں کرتے تو ان کی گردان اڑا دی جائے، شاہی خاندان اس فیصلہ کیلئے پہلے سے ہی ذہنی طور سے تیار تھا، اس ضمن میں شہزادہ فہد کی والدہ نے دوران مقدمہ مقتول کے والدہ سے رابطہ قائم کیا تھا اور ان سے قاتل کو معاف کردینے کی درخواست کی تھی، مگر منذر کی والدہ نے انکار کردیا۔ جب سزا کی تعمیل میں ایک دن رہ گیا یعنی ۳۰ر اپریل ۲۰۰۳ء تو شاہی خاندان کی معزز شہزادی فہد کی والدہ مقتول کے گھر کے سامنے بیٹھ گئیں، لیکن جب یہ محسوس کیا کہ مقتول کے ورثاء کسی بھی صورت میں قاتل کو معاف کرنے کو تیار نہیں ہیں تو انہوں نے دیت کی درخواست کی اور ۷۰ ملین ریال کی ایک خطیر رقم پیش کی جو سعودی

تاریخ کی ریکارڈ رقم تھی لیکن مقتول کی والدہ نے اس پیش کش کو بھی ٹھکرا دیا۔دیت کی رقم میں اضافہ اور معافی کی درخواست کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ یکم مئی کا سورج طلوع ہو گیا سورج کی گرمی اور دن کے چڑھنے کے ساتھ ساتھ اسی رفتار سے صلح اور معافی کی تمام امیدیں دَم توڑتی نظر آ رہی تھیں۔صبح سے ہی بے شمار لوگ قصر الحکم کے پہلو میں واقع میدان قصاص میں جمع ہو گئے تھے انہوں نے دیکھا کہ شہزادہ فہد کو ایک گاڑی سے اتارا گیا اسکے پیروں میں بیڑیاں تھیں،اس کے جسم پر مخصوص قیدیوں کا لباس تھا،سیکورٹی اہلکار اس کا بازو تھامے ہوئے تھے،حسب دستور آخری کاروائی کیلئے ورثاء سے پوچھا گیا کہ کیا آپ قاتل کو پہچان رہے ہیں،تمام ورثا،بیٹے،چچازاد بھائی اور قبیلہ والوں نے اثبات میں گواہی دی،ادھر جلاّد نے تلوار میاں سے نکال لی،اسی دوران شہزادہ فہد نے آخری بار پکار کر درخواست کی:''سلیمان!اللہ کی رضا کیلئے مجھے معاف کردیں''

سلیمان نے بتایا کہ میں نے گزشتہ تمام وقت قصاص اور صرف قصاص پر ہی زور دیا تھا میرے چچازاد بھائی عبدالرحمٰن نے مجھ سے کہا پانچ منٹ مزید غور کرلو،میں سوچتا رہا،پانچ منٹ کے بعد پولیس نے دریافت کیا کہ تمہارا کیا فیصلہ ہے؟میں نے جواب دیا قصاص صرف قصاص۔ چنانچہ اس نے جلاد کو اشارہ کر دیا،جلاد تلوار پہلے ہی نیام سے نکال چکا تھا اور بالکل تیار تھا اسی دوران میرے قبیلہ والوں نے مشورہ دیا کہ میں ایک بار پھر استخارہ کرلوں اور اپنے ربّ سے رہنمائی طلب کروں،میں اس سے قبل دو استخارہ کر چکا تھا اور اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ مجھ کو قصاص چاہئے میں نے ایک بار پھر استخارہ کا فیصلہ کیا،قتل گاہ سے چند میٹر دور آدھ گھنٹہ تک گڑگڑا کر اپنے ربّ سے رہنمائی کی التجا کرتا رہا،نماز کے بعد میں نے اپنے لڑکے تمیم سے کہا کہ موبائل پر اپنی والدہ سے بات کراؤ،اہلیہ سے بات کرتے ہوئے میں نے ان کا فیصلہ معلوم کرنا چاہا انہوں نے کہا کہ جو فیصلہ تم کرو گے مجھے بھی منظور ہوگا،اب چند لمحات کی بات تھی،شہزادہ فہد سر جھکائے کھڑا تھا

اور جلاّد اشارے کا منتظر تھا وہاں پر موجود سبھی لوگوں کی نظریں مقتول کے والد سلیمان پر جمی ہوئی تھیں،سلیمان نے اپنے بیٹے اور بھائی سے بھی مشورہ کیا پھر ایک دم قاتل کو مخاطب کر کے کہا جاؤ میں نے اللہ کی رضا کیلئے تمہیں معاف کر دیا لیکن یہ یاد رکھنا کہ نہ تو کسی نے مجھے مجبور کیا ہے،نہ ہی مجھ کو مالی فوائد کی لالچ ہے ہاں تمہیں قرآن حفظ کرنا چاہئے اور بقیہ زندگی اللہ سبحانہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت میں گزارنی چاہئے،یہ اعلان سننا تھا کہ پورا میدان اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھا،آج عفو و درگزر اور عدل کا یہ نظام دیکھ کر تمام آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔سلیمان نے آگے بڑھ کر شہزادہ فہد کو گلے سے لگا لیا فہد نے سلیمان کے سر کے بوسے لئے اپنی ندامت کا اظہار کیا اور شکریہ ادا کیا۔

یہ کوئی تصوراتی کہانی نہیں ہے،یا صدیوں پہلے کی کوئی افسانوی روداد نہیں بلکہ اکیسویں صدی کا چشم دید عدل اسلامی کا ایک بے مثال اور لازوال نمونہ ہے،یہ وہی نظام عدل ہے جس کے سامنے شاہی خاندان بھی اپنے آپ کو بے بس پاتا ہے،وہی اسلامی نظامِ عدل جس کے سامنے شاہ سعود بن عبدالعزیز کا پوتا سر جھکائے کھڑا ہے۔ (دارالسلام انڈیا)

توضیح السنن شرح آثار السنن للامام النیموی (دو جلد مکمل)

تصنیف:مولانا عبدالقیوم حقانی

آثار السنن سے متعلق مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی تدریسی،تحقیقی،درسی افادات اور نادر تحقیقات کا عظیم الشان علمی سرمایہ،علمِ حدیث اور فقہ سے متعلق مباحث کا شاہکار،مسلک احناف کے قطعی دلائل اور دلنشین تشریح،معرکۃ الآراء مباحث پر مدلل اور مفصل مقدمہ اور تحقیقی تعلیقات اس پر مستزاد، نواں (۹) ایڈیشن منظر پر آ گیا ہے۔

پتہ: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ سرحد